لیکن بھگوان مہاویر نے منظور نہ کیا۔ اور وہ اپنے مقام پر چلے گئے چنانچہ اس مقام کا پتہ لگا کر سدھارتھ اور کھرک دئیہ دونوں اپنے ہمراہ اور آدمیوں کو لیکر باغیچہ میں گئے اور بھگوان کے جسم پر اور کانوں پر تیل کی مالش کرائی پھر کئی آدمیوں کی مدد سے بھگوان کو تھام کر وہ کیلیاں کانوں سے کھینچ کر باہر نکالیں۔ کیلیاں نکالتے وقت وہ دھیان اوستھا میں مگن رہے۔

بھگوان مہاویر کی دنیاوی دکھوں پر فتح

اس طرح سے سخت سے سخت اذیتیں سہتے ہوئے اور کڑی سے کڑی تپسیا کرتے ہوئے اور کئی قسم کے تپ اور دھیان میں وقت لگاتے ہوئے اپنی پرتگیاؤں کا پالن کرتے کرتے ویر بھگوان نے ۱۲½ برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذار دیا۔ اس کٹھن سادھنا کے دوران میں بھگوان نے کرودھ مان، مایا، اور لوبھ جیسے پاپوں کو نزدیک نہ پھٹکنے دیا۔ اور کشما، سرلتا سنتوش اور مدھر بھاؤ کو ہمیشہ دھارن رکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کا جیون سیچھک منی کی طرح نرمل ہو گیا۔

اس تغیر پذیر دنیا میں ہر ایک چیز بدلتی رہتی ہے۔ بھگوان کے آٹھ کرموں میں سے چار گھنگھاتی کرم ایک دن اُن کا خاتمہ پا گئے۔ دیکشا لینے کے دن سے لیکر اب تک بھگوان نے تمام قسم کی ناقابل برداشت مصیبتیں اور تکلیفیں نہایت خوشی اور شانتی سے برداشت کیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دکھ اور تکلیفیں دنیا والوں کی نظروں میں ایسی تھیں۔ مگر بھگوان اُن کو ایسا نہیں سمجھتے تھے۔ اُن کے لئے تو وہ ایک آرشا کی مختلف صورتیں تھیں۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ اُن دکھوں کا برداشت کرنا ہی اُن کو فانی زندگی کی طرف سے ابدی زندگی کی طرف بندھن سے موکش کی طرف اور فانی پن سے بقا کی طرف لے جا سکتا ہے۔ وہ دکھوں کو انسانی جسم کے لئے پارس ہی سمجھتے

تھے۔ وہ انہیں اپنا مددگار دوست اور محافظ سمجھتے تھے اور بعض اوقات وہ ان کے لئے شکر گذاری کے بھاو پرگٹ کرتے تھے۔ بھگوان نے اپنے غیر معمولی دھیریہ خود ضبطی اور بے نیازی سے دکھلا دیا۔ کہ جہاں دُنیا کے عیش و آرام انسان کو نرک میں لے جانے کا موجب بنتے ہیں۔ وہاں رنج و آلام اس کو دُنیا کے تعلقات سے بے نیاز ہونے اور انجام کار سرورِ ابدی حاصل کرنے کے لئے سہایک ہوتے ہیں۔ دُکھ، موکش دوار کی کنجی ہوتا ہے وہ گیان کا پِتا اور بُدھی کا منتر ہوتا ہے۔ یہ وہ پارس بٹی ہے۔ جو جیون کو اُجل بناتی ہے۔ یہ دُکھ ہی ہیں جو انسان کو اپنی بھٹی میں ڈال کر سونے سے کندن بناتے ہیں۔ سیدھی راہ پر لے جاتے ہیں۔ اور انجام کار سچے سادھو اور بھگوان کا رُتبہ دلاتے ہیں۔

دُکھوں میں ہی انسان کو اپنی آتما کا دھیان آتا ہے۔ دُکھوں میں ہی ست سنگ کا بھاو پیدا ہوتا ہے۔ دُکھوں سے ہی کرموں کی غلاظت دھوئی جاتی ہے اور دُکھ ہی انسان کی آتما میں دائمی نور پیدا کرتے ہیں۔ دُکھ ہی انسان کو صداقت کے پانے میں مدد دیتے ہیں۔ دُکھوں کی مدد سے ہی انسان کرموں کے ذخیرے کو جلا کر خاک سیاہ کرتا ہے اور تپسیا کر دہ کرموں کے بندھن سے چھٹکارا حاصل کر کے ابدی سرور والی زندگی پاتا ہے جس زندگی میں نہ جدائی ہے نہ رنج و غم نہ اندھیرا۔ نہ تپش اور نہ ہی اور کسی قسم کا دُکھ۔ جیو کی اسی حالت کو ہی مُکتی، موکش، نروان یا سرورِ سرمدی کے نام سے پکارتے ہیں۔

جو اُپسرگ گوالے نے بھگوان کو پہنچایا وہ آخری تھا۔ اور اب گھنگھاتی کرموں کے پھل کا اور سب قسم کے دُکھوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اب اور کوئی دُکھ بھگوان کے کھاتے میں باقی نہ رہا تھا۔ کرم راجہ کی بے پناہ فوج کے خلاف بھگوان مہاویر نے دِکشا کے دن سے جنگ شروع کیا تھا۔ اور اگرچہ مخالف کے حملے بڑے سخت۔ زبردست اور خطرناک تھے۔ لیکن بھگوان نے ان کا

ڈٹ کر مقابلہ کیا کسی وقت بھی حوصلہ نہیں چھوڑا ۔ ایک منٹ کیلئے بھی ہمت نہیں ہاری ۔ ایک گھڑی بھی پیر پیچھے نہیں ہٹایا ۔ ایک منٹ بھی لغزش نہیں کھائی اور آخر کار کرم ہار گیا ۔ اور بھگوان کی فتح ہوئی ۔ کرم کے سارے ہتھیار ناکارہ ہوگئے ۔ کرم کی ساری فوج ختم ہوگئی ۔ کرم کی ساری طاقت کا دیوالہ نکل گیا ۔ کرم کی ساری شیخی کِرکری ہوگئی ۔ اس کی شکتیاں زائل ہوگئیں ۔ اور اس کا سارا زور ختم ہوگیا ۔ اس پر طرفہ یہ کہ بھگوان مہاویر نے مخالف پر کوئی جوابی حملہ نہیں کیا ۔ تاہم دشمن کی ہار ہوئی ۔ اور اس نے اپنے آپ کو بھگوان کے حوالے کردیا ۔ بھگوان کا یہ پوتر جیون ہمارے سامنے ایک نہایت اعلےٰ آدرش رکھتا ہے یہ ہمیں بتلاتا ہے کہ ہمیں بھی اپنی روحانی شکتی کو بڑھانا چاہیئے ۔ اور سمرون حاصل کرکے اپنے جیون کو سپھل بنانا چاہیئے ۔

بھگوان مہاویر کی تپسیا اور برتوں کی تفصیل

مدھما سے چل کر بھگوان مہاویر جرمبھک گرام میں آئے جو کہ رجوبالکا ندی کے کنارے پر واقع تھا ۔ دکیشا سے لیکر جو وقت بھگوان نے تپسیا اُپ واس اور اُن کے پارنے میں لگایا وہ بارہ سال ۶ ماہ اور ۱۶ دن تھا ۔ ان میں صرف ۱۱ مہینے اور ۱۹ دن کا عرصہ برت پارن کرنے کا تھا ۔ جو کہ ۳۴۹ بار کیا گیا باقی ۴۱۶۵ دن بھگوان نے کڑی تپسیا اور اُپ واس میں گزارے جس کی تفصیل آگے دی جاتی ہے ۔ ذرا غور فرمائیے کہ $12\frac{1}{2}$ سال کے لمبے عرصہ میں صرف ۳۴۹ دن ایسے تھے کہ جب بھگوان نے بھوجن کیا ۔ اور باقی دن اُپواس میں گزارے ۔ اس پر خوبی یہ کہ بھگوان کے سب اُپواس نرجل ہوا کرتے تھے یعنی بھگوان پانی بھی نہیں پیا کرتے تھے اور کسی جگہ یہ لکھا نہیں ملتا کہ اتنے دن بھوکے اور پیاسے رہ کر بھی اُن کے جسم میں کسی قسم کی شتھلتا آگئی ہو ۔ اب برتوں کی تفصیل

ملاحظہ ہو :-

نمبر شمار	نام تپ	تعداد برت	تعداد ایام	تعداد پارن
۱	پُورے چھ ماہ کا تپ	۱	۱۸۰	۱
۲	پانچ دن کم چھ ماہ کا تپ	۱	۱۷۵	۱
۳	چار ماہ کے تپ	۹	۱۰۸۰	۹
۴	تین ماہ کے تپ	۲	۱۸۰	۲
۵	۲½ ماہ کے تپ	۲	۱۵۰	۲
۶	دو ماہ کے تپ	۶	۳۶۰	۶
۷	۱½ ماہ کے تپ	۲	۹۰	۲
۸	ایک ماہ کے تپ	۱۲	۳۶۰	۱۲
۹	۱۵ یوم کے تپ	۷۲	۱۰۸۰	۷۲
۱۰	اٹھم تپ (تین دن کے تپ)	۱۲	۳۶	۱۲
۱۱	چھٹھم تپ (دو دن کے تپ)	۲۲۹	۴۵۸	۲۲۹
۱۲	بھدر تپ	۱	۲	۰
۱۳	مہا بھدر تپ	۱	۴	۰
۱۴	سروتو بھدر تپ	۱	۱۰	۱
	میزان	۳۵۱	۴۱۶۵	۳۴۹

بھگوان مہاویر کا کیول گیان پراپت کرنا

جو کٹھن تپسیا اور کڑے برت بھگوان مہاویر نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے دھارن کیئے ان کی تفصیل اُوپر دی گئی ہے۔ قارئین ان سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بھگوان میں کتنی قوت برداشت اور خود ضبطی کی شکتی تھی اُن

کے سارے انگ اُن کی ساری اندریاں اور اُن کا من مکمل طور پر اُن کے تابع فرمان تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ حصّہ تپسیا اور دھیان میں لگایا اور اب اُن کی یہ محنت اپنا پھل لائی۔ بیساکھ مہینے کی شکل پکش کی دسویں تھتی کو بھگوان بیلا برت میں ایک درخت کے نیچے گرڈواسن لگائے ایک کسان شماک نامی کے کھیت میں ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ دھوپ بڑی تیز تھی گرم لو چل رہی تھی پودے بیلیں اور چرند پرند لو سے جھلسے جا رہے تھے۔ ایسے کڑے وقت میں بھگوان مہاویر آکاش کی چھت کے تلے کیول گیان کی سلطنت پانے کے لئے تپ کر رہے تھے۔ رات کے وقت انہیں قریب ایک گھنٹے کے لئے کچھ غنودگی سی آگئی جس کے دوران میں انہوں نے دس خواب دیکھے جس کی تفصیل آگے دی جاتی ہے سوپن ودیا کے مطابق اُن خوابوں کا پھل فوراً ظاہر ہوتا تھا جب ایک انسان اپنے نیک اوصاف اپنے دھرم اور اپنی اچھی پراربدھ سے قدرت کے اوپر فتح پا لیتا ہے تو قدرت اسکو اُس کی آئندہ زندگی کے متعلق پوری پوری آگاہی دے دیتی ہے اور اس غرض کے لئے یہ دس خواب بھگوان نے دیکھے۔ ایسی حالت پر پہنچنے کے بعد قدرت اس انسان کی ایک داسی بن جاتی ہے۔ اور پھر اُس کا اس مکت انسان پر کوئی زور نہیں چل سکتا۔

خوابوں کی تفصیل

خواب	تعبیر
۱۔ ایک بڑے زبردست اور خوفناک دیو کو شکست دینا	بھگوان جلدی ہی اپنے موہنیا کرم کا خاتمہ کریں گے۔
۲۔ ایک سفید کوئل کو دیکھنا	بھگوان جلدی ہی شکل دھیان کی اوستھا کو پہنچیں گے۔
۳۔ خوشنما پروں والے کوئل پکشیوں کو دیکھنا	بھگوان دُنیا کو شُدھی اور گیان کی تعلیم دینگے

۴۔ دو بار منیوں سے جڑت دیکھنا	بھگوان دُنیا میں دہرم کے دو مارگ دوبارہ قائم کرینگے۔ ایک عام آدمیوں کیلئے دُوسرا سادہوؤں کیلئے
۵۔ سفید گائیوں کا ایک گلہ دیکھنا	بھگوان چار طرح کا سنگھ قائم کرینگے۔ جس میں (۱) سادھو (۲) سادھوی (۳) شراوک اور (۴) شراوکائیں ہونگی۔
۶۔ کنول پھولوں سے بھرا ہُوا ایک سرور دیکھنا	بھگوان دُنیا کو چار قسم کے دیوتاؤں کی تفصیل بتائیں گے یعنی (۱) بھون پتی (۲) ویتر (۳) جیوتشک اور (۴) ودیمانک
۷۔ سمندر تیر کر پار کرنا	بھگوان اپنی اِس دُنیا کا سفر ختم کرینگے اور جلدی ہی نروان حاصل کریں گے۔
۸۔ سُورج میں سے شعلے نکلتے دیکھنا	بھگوان اِس دنیا میں گھوم کر پُورن گیان کا پرکاش ہر جگہ پھیلائیں گے۔
۹۔ پہاڑ کے گرد گھیرا ڈالنا	یہ اس بات کی علامت تھی کہ بھگوان کی شہرت رُوئے زمین کے چاروں کونوں میں پھیل جائیگی۔
۱۰۔ میرو پربت پر ایک تخت کے اُوپر اپنے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھنا۔	اِس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بھگوان بہت جلدی سنگھاسن پر بیٹھ کر سموسرن (بڑے بھاری مجمع) میں بیٹھ کر دھرم اُپدیش دینگے

اِس طرح سے بھگوان مہاویر کی آزمائشیں اور تپسیائیں ختم ہوگئیں۔ چار قسم کے گھنگھاتی کرم بھی مکمل طور پر ناش ہوگئے۔ جب اُنہوں نے اِن تمام آزمائشوں کو شانتی اور حوصلہ سے پار کر لیا۔ تب اُن کا کیول گیان حاصل کرنے کا حق قائم ہوگیا اور چنانچہ وہ کیول گیان بھگوان میں اپنی پُورن جیوتی سے پُورن رُوپ میں پرگٹ ہوگیا

انسانی زندگی میں سچی خوشی کے حاصل کرنے کے لئے کیول گیان ہی ایک ذریعہ ہے۔ یہ گیان ہی ہے۔ جو کہ اپنی خود شناسی یعنی اپنی آتما کو جاننے کے قابل بناتا ہے اور پرماتم پد پراپت کراتا ہے۔ انسان اپنی تمام نفسانی خواہشات کو ترک کر کے ہی اس کیول گیان کو پراپت کر سکتا ہے۔ اور جنم مرن کے تمام چکروں کو کاٹ سکتا ہے۔ اس کے بعد کوئی اچھا انسان میں نہیں ہوتی۔ جو انسان کہ اس ناقابل بیان حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ اسے ساری پرتھوی اپنا ستھرا اور نرم بچھونا دکھائی دیتی ہے۔ اس کے اندر آتمک انند بھر جاتا ہے۔ اور دوسروں کے سامنے اسے کبھی آنکھیں نیچی کرنے کا موقع نہیں آتا۔ جب تک انسان کو آتم وچار کا دھیان نہیں ہوتا۔ وہ نفسانی خواہشات کا بندہ بنا رہتا ہے۔ لیکن جونہی اسے آتمک گیان حاصل ہو جاتا ہے وہ ساری ترلوکی کی بڑی سے بڑی شاہانہ خوشیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ گیان بے انداز شکتی کا مستقل مسکن ہوتا ہے۔ اور سدھی کا سرچشمہ۔ وہ انسان کو امرتہ اور اونچا جیون دینے والا ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں گیان ایک نور ہے اور روحانیت نیکی کی فطرت ہے۔ اس کو پاکر انسان نربھے ہو جاتا ہے۔ گیانی کو خواہ پھانسی پر لٹکا دو۔ خواہ آگ میں جلا دو بھلے ہی اسے گنے کی طرح کسی بیلنے میں ڈال کر نچوڑ دو یا اس کی انگلیوں کو کسی شئے سے موم بتی کی طرح جلا دو۔ پھر بھی وہ اُف تک نہیں کریگا۔ اور نہ ہی کبھی دوسرے کی امداد کا طلبگار ہوگا۔ اسے نہ تو کوئی افسوس ہوگا اور نہ وہ کسی قسم کی چیخ پکار کریگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس قسم کے جذبات کا اظہار کرنا اس کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ وہ پھانسی کے تختے پر چڑھ کر مسکراتا ہوا موت کو خوش آمدید کہہ سکتا ہے کیونکہ اس کا یقین ہے کہ آتما امر ہے اور لافانی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ جنم ملا تھا۔ وہ پورا ہو چکا ہے۔ گیان کا دوسرا نام صداقت ہے۔ اور صداقت ہی حقیقی گیان ہے۔ گیان جب حاصل ہو جاتا ہے تو وہ

چھپ سکتا ہے نہ چھپایا جا سکتا ہے۔ گیان کی مہما کیا کہیں اس کی دلفریبی اپار ہے۔ یہ خود لافانی ہوتا ہے۔ اور جو انسان ہی بلکہ جو قوم گیان کی پرستش کرتی ہے وہ بھی اپنے آپ کو لافانی بنا سکتی ہے۔ گیان وہ امرت ہے کہ جو اپنے متلاشی کو مستقل سکونِ قلب دیتا ہے۔ جب گیان کی پراپتی ہو جائے تو اس کے بعد اور کوئی شے حاصل کرنے کے قابل نہیں رہتی۔ متلاشیانِ حق اس کے حصول کے لئے نہایت پاکیزہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسی آدمی کی زندگی زندگی کہی جا سکتی ہے کہ جس نے گیان کے ذریعہ اپنی آتما کو پہچاننے کی کوشش کی ہے۔ یہ گیان اور دل کا نور ہوتا ہے۔ گیان کا دنیا میں اور کوئی بدل نہیں ہے نہ اس کی کوئی ثانی شے ہے اگر اس کے مقابلے کی کوئی شے ہے تو وہ گیان خود ہی ہے اور کچھ نہیں۔ گیان کے حاصل کرنے کے بعد دنیا کی ساری بے اضطرابیاں اور تڑپیں دور ہو جاتی ہیں۔ محبت اور نفرت ہی ساری دنیاوی تکالیف کا موجب ہوتی ہیں۔ لیکن سچے گیان کی مدد سے جب انسان یہ رمز پہچان لیتا ہے کہ اس کی آتما امر ہے، موت کے پیچھے سبھا رہے تو وہ موت سے ذرا خوفزدہ نہیں ہوتا۔ جب وہ اپنے آپ کو پورن اور مکمل جان لیتا ہے تو پھر اس کے دل میں کوئی خواہش یا کوئی ترشنا باقی نہیں رہتی۔ گویا وہ خواہشات سے بالکل بالاتر ہو جاتا ہے۔ دل کی ایسی مضبوطی سے ہی انسان اس سرورِ مطلق غیر معمولی روحانیت کو حاصل کر لیتا ہے۔

سچا گیان نہ ہونے سے ہی آج دنیا اگیان اور جہالت کے اندھیرے سمندر میں غوطے کھا رہی ہے۔ گیان کا عدم ہی ہے کہ جس کے باعث آج دنیا میں اتنی بے چینی ہے اتنی حرص اور ترشنا چار پھیلا ہوا ہے۔ اس گیان کے نہ ہونے سے ہی انسان انسان کا گلا گھونٹتا ہے اور ہر جگہ زندگی کی فضول جدوجہد جاری رہتی ہے۔ گیان اس دنیا میں اور پرلوک میں انسان کا سچا مِتر اور سچا ساتھی ہے۔ برعکس اس کے اگیان اس کا

سخت ترین دشمن ہے جب بھگوان مہاویر نے کیول گیان حاصل کر لیا تو دنیا کی جان میں جان آئی - اور دنیا والوں نے دکھوں سے رہائی حاصل کرنے کی امید میں خوشیاں منائیں۔

تب دیوتا لوگ بھگوان مہاویر کے سامنے حاضر ہوئے اور اُن کی بندنا کی - اور اُن کے اوصاف کی بڑی بھاری ستتی کی۔ بھگوان مہاویر نے اپنا پہلا اُپدیش دیوتاؤں کو ہی دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا دورہ شروع کیا اور اپاپا نگر میں آئے وہاں پر دیوتاؤں نے دھارمک سبھا منڈپ بنایا اس دھرم سبھا کی خصوصیتیں حسب ذیل تھیں۔

۱۔ تمام مذہب و ملت کے لوگ اس میں شامل ہو سکتے تھے تاکہ سبھی بھگوان کے وچن امرت کو سن سکیں۔

۲۔ بھگوان کے آتمک گیان کی دویہ جیوتی انسانوں کے لئے ہی محدود نہیں تھی۔ بلکہ اُس نے پشو ورگ پر بھی اپنا اثر دکھایا۔ اور سمتا کا بھاؤ پیدا کیا شیر جیسے خونخوار جانور بھی اس گیان جیوتی سے متاثر ہو کر یعنی اثر پذیر ہو کر اپنا ہنسک بھاؤ چھوڑ بیٹھے۔ اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ خوشی خوشی اس مجمع میں جا کر شامل ہوئے۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ بھگوان مہاویر کا دیا بھاؤ دنیا کے سب پرانیوں پر اثر کر گیا۔

۳۔ اُن تمام پرانیوں کے دل جو اس دھارمک سبھا یعنی سمو وسرن میں شامل ہوئے۔ دیا۔ بُردباری۔ شانتی اور سمتا کے بھاؤوں سے بھر گئے۔ اور سب کے ہردے خوشی سے بھرے ہوئے تھے۔

۴۔ بھگوان کا روحانی جلال سب طرف پھیل رہا تھا۔ اُس کا پرکاش اتنا زیادہ تھا کہ دنیا کی باقی روشنیاں اُس کے سامنے پھیکی اور ہلکی معلوم ہوتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اُس سمو وسرن میں مکمل شانتی تھی۔ حالانکہ ہر خیالات کے لوگوں کی بھیڑ اتنی زیادہ تھی کہ دم گھٹا جاتا تھا۔

۵۔ جس زبان میں بھگوان مہاویر نے اس وقت اپنا اُپدیش دیا۔ وہ اس وقت کی مروجہ بولی اردھ ماگدھی تھی۔ جو کہ حاضرین جلسہ کے دلوں میں گھر کر گئی۔ اور ان کی آتما کی غلاظت کو دھونے میں مددگار ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُپدیش سنتے سنتے حاضرین سرور سرمدی کے طبقہ یا آنند لوک میں اڑے جا رہے ہیں۔ اُپدیش کے وقت مکمل خاموشی تھی اور سب حاضرین ٹکٹکی باندھ کر بھگوان کے چہرہ پر نگاہ جمائے ہوئے تھے اور ان کے چہروں سے سنجیدگی ٹپک رہی تھی۔ جس سے بھگوان کے اُپدیش کی خوبی کا پتہ لگتا تھا۔

۶۔ اُس سم وسرن میں حاضرین کو بٹھانے کا اس خوبی سے انتظام کیا گیا تھا کہ ہر جگہ بیٹھا ہوا ہر شخص بغیر کسی رکاوٹ یا تکلیف کے بھگوان کے بنفس نفیس چہرے کے درشن کر سکتا تھا۔ یہ تو اس سم وسرن کے اجتماع کا کچھ حال بتایا گیا ہے۔ بھگوان کا جو منوہر اُپدیش تھا۔ وہ آگے بتلایا جائے گا۔

بھگوان مہاویر کا اُپدیش

کیول گیان کی پراپتی کے بعد بھگوان مہاویر اس پوتر سچائی کا پیغام دنیا والوں کو دینا چاہتے تھے کہ جس کے حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ۱۲ سال سے زیادہ عرصے تک ناقابل بیان صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ ان آفتوں کے ختم ہو جانے پر وہ ایک منٹ کے لئے بھی آرام کرنا نہ چاہتے تھے۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ سچی شانتی ضرورت وقت کے مطابق اپنے عمل کی راہ کو بدل لینے میں ہوتی ہے۔ اور یہ بھگوان مہاویر کے ہی حصہ میں آیا تھا کہ وہ ہم کو اس شانتی کا راز سمجھا سکتے۔ جتنے بھی مہاپُرش ہو گزرے ہیں یا جو آئندہ آئیں گے ان کا عقیدہ یہی ہوتا ہے کہ ان کی تمام جسمانی دماغی اور روحانی طاقت ان کے عزیز سے عزیز مقبوضات۔ ان کا زر و مال۔ ان کی روحانی

دولت ۔ اُن کا اہل و عیال بلکہ اُن کی اپنی زندگی بھی دُنیا کی بھلائی کے لئے ایک امانت ہے ۔ وہ دوسروں کے ساتھ بغیر کسی معاوضہ یا اور کچھ لینے کے خیال سے خدمت کرتے ہیں پیدائش کے وقت سے لیکر آخر کی سانس تک وہ اپنا سب کچھ دوسروں کی بھلائی کے لئے ہی لگا دیتے ہیں ۔ دوسروں کی بھلائی کرنے میں ہی وہ اپنی بھلائی سمجھتے ہیں ۔ اس بات کی انہیں مطلق پرواہ نہیں ہوتی کہ دُنیا انہیں بھلا کہتی ہے یا بُرا ۔ انہیں کامیاب کہتی ہے یا ناکامیاب اُن کو اگر پرواہ ہوتی ہے تو اس بات کی کہ وہ ستیہ کی سیدھی راہ پر نہایت مستقل مزاجی دلیری ۔ صداقت اور حوصلہ سے گامزن ہوں اس دُنیا کے کوئی بھی پرلوبھن اُن کو اس راہ سے اِدھر اُدھر نہیں لے جا سکتے ۔ نہ ہی دُنیا کی آفتیں اُن کی رفتار کو دھیما کر سکتی ہیں ۔

ہر ایک مہان آتما کا اپنی زندگی کے اندر ایک خاص اُپدیش ہوتا ہے ۔ وہ اپنے اپنے وقت کی سمسیاؤں کے آسان حل تلاش کر لیتا ہے اور عام لوگوں کو سُکھ پہنچانے کے لئے کوشاں رہتا ہے ۔ آنے والی نسلیں اُس کے بہادرانہ افعال اور اُس کی آدرش شِکشا کو اپنی زندگی کی مُشکلات پر قابو پانے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ اگرچہ ایک مہاپرش خواہ ایک خاص قوم یا ملک میں جنم لیتا ہے لیکن پھر بھی وہ سارے مُلکوں ساری قوموں اور سارے وقتوں کیلئے سانجھا ہوتا ہے ۔ وہ زمانہ ماضی میں اپنے عرصۂ حیات میں زندہ رہا تھا وہ زمانہ حال میں بھی زندہ رہتا ہے اور زمانہ مستقبل میں بھی زندہ رہیگا ۔ وہ بنی نوع انسان کو اپنے اُپدیش مارگ پر چلاتا ہے وہ امر ہوتا ہے ۔ اس کے اعمال امر ہوتے ہیں اور اُس کا آچرن امر ہوتا ہے ۔ باوجودیکہ اس کا کوئی نام لیوا وارث نہیں ہوتا تاہم اُس کی زندگی وہ کڑی ہوتی ہے جو سلسلہ ماضی کو مستقبل کے ساتھ جوڑتی ہے اور آنے والے زمانے کے لئے وہ ایک مشعل کا کام دیتی ہے

کیول گیان حاصل ہو جانے کے بعد بھگوان مہاویر نے دھارمک اپدیش

انسانوں کی دُکھی جماعتوں کو دینے شروع کئے۔ اُن کا اُپدیش سُننے کے لئے کسی کو روکاوٹ نہیں تھی۔ جو بھی چاہتا وہ سُن سکتا تھا۔ خواہ وہ سُکھی ہو یا دُکھی۔ خواہ وہ عالم ہو یا جاہل۔ گورا ہو یا کالا۔ مرد ہو یا عورت۔ ذات پات۔ نسل۔ رنگ۔ مذہب۔ رُتبہ اور تذکیر و تانیث کی کوئی تمیز نہ تھی۔ اس کا دل ہر ایک جیو کے لئے پگھل جاتا تھا۔ کوئی بھی حق کا متلاشی اُس کے دھارمک جھنڈے کے نیچے پناہ لے سکتا تھا۔ اور اپنی خواہشات کو پورا کر سکتا تھا

بھگوان مہاویر کی لاغرض عنایات اُن کے وشو پریم و شوبھت اظہار صداقت اور لافانی روحانی خزانے کو دیکھ کر اور انوبھو کر کے لوگ جوق در جوق اُن کے جھنڈے کے تلے آنے لگے۔ اور صداقت یا ستیہ کے نور سے اپنی زندگیوں کو روشن کرنے کی خواہش ظاہر کرنے لگے۔ وہ لوگ سندر شیو ستیہ کو جاننا چاہتے تھے۔ لوگوں کے اس جم غفیر میں صداقت کے متلاشی اور موکش کے طلبگار بھی ہوتے تھے کہ جو اپنی موہ کھشا اور جہالت کی آگ کے شعلوں میں جل رہے تھے اور وہ بھی جن کو اس تہذیب یافتہ دُنیا کے لوگ اچھوت کہتے تھے

بھگوان مہاویر ہر ایک دُکھی کے دُکھ کو اس کی حالت کے مطابق جانتے تھے اور اُن کی ہر مرض کی ٹھیک تشخیص کر کے ضرورت کے مطابق اپنی امرت بانی کی دوائی دیکر شفا بخشتے تھے۔ اُن کے ہاں سے سب کو آتمک شانتی ملتی تھی اور سب سُکھی ہو کر لوٹتے تھے۔ بھگوان اپنی مثال سے لوگوں کو سب سے پریم کرنا اور کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھنا سکھاتے تھے۔ اُن کا فرمان تھا۔ کہ نفرت وہ کیڑا ہے جو کہ انسان کے سُکھ چین کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے اُسے ایک دفعہ دل میں گھسنے دو بس وہ بڑے زور سے تباہی مچا دیتا ہے۔ لڑائیاں اور عداوتیں شاید ہی کسی زمانہ میں دھرم کا انگ رہی ہوں۔ لیکن نفرت اور حسد تو کبھی بھی نہیں رہا۔ یہ تو سب کو ہی چھوڑنے پڑیں گے خواہ کوئی دُنیاوی ترقی کا خواستگار ہے، خواہ روحانی کا۔ روحانی

ترقی کی اُساری کا بنیادی پتھر پریم کے اوپر رکھا جاتا ہے۔ اِس لئے یاد رکھو کہ قابلِ نفرت وہ شخص ہے جو کہ نفرت کرتا ہے نہ کہ وہ جس سے نفرت کی جاتی ہے۔ کیونکہ نفرت کرنے والے کا دِل اس پلید جذبے کی موجودگی سے ناپاک بن جاتا ہے۔ جذبۂ نفرت کے زیرِ اثر وہ دوسرے لوگوں سے بے رحمی اور سفاکی کا سلوک روا رکھتا ہے اور اِس طرح سے اپنے بدرویہ سے دُنیا کے اندر رنج وغم کا طوفان اُٹھانے کا موجب بنتا ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنی پیروی کرنے کیلئے اُکساہٹ دیتا ہے لیکن یقین جانو کہ لولے اور کوڑھیوں کے دِل بھی رُوحانی نور سے چمک اُٹھتے ہیں بلکہ یہ نور ساری دُنیا کو روشن کر دیتا ہے اور وہ دھرماتما اور پاپیوں کے دِل میں یکساں اثر ڈالتا ہے اعلے ادنےٰ چھوٹے بڑے چھوت اچھوت کوڑھی لولے تندرست بیمار سب کے اندر بلا تمیز وہ روحانی شرارہ موجود ہے۔

بھگوان مہاویر نے اپنے قول وفعل سے دُنیا کو دکھا دیا کہ کسی جیو کی ہتیا کرنا مہاپاپ ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ وہ دھرم جس میں اہنسا یا عدم ایذا کی تعلیم ہے وہ کسی بھی جاتی کے لئے مُفید نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے کبھی دُوسروں کی بُرائی کا خیال دِل میں نہ لاؤ بلکہ جہاں تک ہو سکے اُنکی امداد کرو۔ لیکن اگر مدد نہیں بھی کر سکتے تو کم از کم اُن کی حالت پر صبر سے دھیان کرو اُن سے ہمدردی کرو۔ اور اُن کو ایذا پہنچانے سے پرہیز کرو پھر اپنی ہمت جیوتی کی مدد سے اُن کو اونچا اُٹھانے کی کوشش کرو بغیر اس خیال کے کہ اُن کے وچار کیسے ہیں یا وہ کس مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس طرح بھگوان نے اپنے اُپدیشوں سے دھرم کی ماہیت کو قائم کیا۔ وہ سچا دھرم اُسی کو سمجھتے تھے جو سب لوگوں سے محبت کی تعلیم دے۔ خواہ وہ ترک وادی ہوں خواہ بھگت۔ خواہ پاپی ہوں خواہ مہاتما۔ خواہ غریب ہوں خواہ مالدار۔

بھگوان مہاویر کا خاص مقصد یہ تھا کہ صداقت کا پیغام دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ جائے۔ اور دُکھی دُنیا صداقت کے ٹھنڈے سائے میں پریم شانتی کو حاصل کرے اور آفتیں اور مصیبتیں بغض اور کینے اس دُنیا سے دُور ہوں۔ اور اس دنیا میں ہر جگہ اہنسا کا راج قائم ہو جائے۔ ہر ایک دل کے اندر دیا کا بھاؤ پیدا ہو۔ اور لوگ دوسروں سے بھلائی اور پریم کرنا سیکھیں اور یہ سارے گُن حاصل کرنے کے بعد موکش کی شاہراہ پر گامزن ہوں اس لئے جو بھی پرانی بھگوان کے تعلق میں آتا تھا۔ انسے وہ صداقت کا اصلی سروپ بتلاتے تھے۔ اُن کا صداقت کا پیغام دُنیا والوں پر اپنا گہرا اثر کرتا تھا۔ لوگ اپنے باطن کی پڑتال کرنے لگتے تھے اور وہاں سے بُرائیاں نکال نکال کر باہر پھینکتے اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھتے تھے۔ بجائے دُوسروں کے عیب ڈھونڈھنے کے اپنے عیب دیکھتے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

بُرا جو ڈھونڈن میں چلی بُرا نہ ملیا کوئے
من جو کھوجیا اپنا مجھ سے بُرا نہ کوئے

بھگوان مہاویر اِس اصول کو لوگوں کے دِل پر بٹھانا چاہتے تھے۔ جب یہ سچائی جڑ پکڑ لیتی تھی تو نفرت اور حسد کے جذبات ختم ہو جاتے تھے۔ بے رحمی اور سفاکی مفقود ہو جاتی تھی۔ بے گناہ بے زبان اور بے بس جانوروں کو قربانی کے لئے مارنے کا لالاو رفع ہوتا جاتا تھا۔ وہ جانور جو کہ انسان کے لئے اِتنے کار آمد اور مفید ہوتے ہیں۔ ذات پات کا فضول جھگڑا ختم ہو جاتا تھا۔ ورن آشرم دھرم کچھ تسلی پاتا تھا۔ یہ جذبہ کہ سب انسان بھائی بھائی ہیں غالب آتا تھا گھر گھر شانتی برسنے لگتی تھی۔ لوبھ اور موہ عنقا ہو جاتے تھے۔ لوگ دُنیاوی نعمتوں کو خیرباد کہہ کر تپسیا اور تیاگ کے جیون میں لگ جاتے تھے اور اپنے وچاروں کو شُدھ بنا کر خیالات کو پاکیزگی کی جلا دیکر ایک نئے دور میں قدم رکھتے تھے۔

بھگوان کے الفاظ میں پرانی ماتر کے لئے پریم کی شکشا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ وہ سنسار کی آتمک اُنتی کرنا چاہتے تھے ۔ اُنہوں نے دھرم کے نام پر ہونے والی سینکڑوں بے رحمیوں کا قلع قمع کیا ۔ اُنہوں نے اپنے وچاروں کی پوترتا اور اپنے کلام کی شیرینی اور صداقت سے لوگوں کے دلوں پر قبضہ جما لیا وہ لوگوں کے شکوک کو واضح طور پر اور سنجیدگی سے رفع کرتے تھے ۔ جب کبھی اُن کے بھگت اُن کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگتے تھے تو انہیں گویا ایک روحانی مستی کا نشہ چڑھ جاتا تھا ۔ دُنیاوی رغبت اور محبت کی مضبوط ترین گانٹھیں ڈھیلی پڑ جاتی تھیں ۔ دولت جسم جوانی اور شہرت کی محبت بھی ہوا ہو جاتی تھی ۔ پھر وہ بھگت بھی مصیبتوں ، بیماریوں اور رنج و افلاس کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے ۔ جو بیچارے اس سے پیشتر ان کا خیال آنے پر ہی کانپ اُٹھتے تھے ۔ وہ پھر بھگوان مہاویر کے اصول کے مطابق انہیں اپنے سابقہ کرموں کا پھل سمجھ کر خوشی خوشی قبول کرتے تھے ۔ اس پوتر آشا سے کہ ان کے کرم کا بندھن ختم ہو جائے ۔ وہ انسان جو کہ پہلے نفع اور نقصان کے خیال میں نہ سو سکتا تھا نہ کچھ کھا پی سکتا تھا جس کو دُکھ اور تکلیف کا بھاؤ رنجیدہ اور کبیدہ خاطر بنا دیتا تھا ۔ وہ انسان جس کا دل کسی چیز کے نفع یا نقصان کے وچار سے دُکھ اور سکھ کا گھر بنا رہتا تھا ۔ وہ انسان جو کہ جسم اور دل سے خائف رہتا تھا ۔ وہ انسان جو کہ جدائی پر مغموم اور ملاپ ہونے پر مسرور ہوتا تھا ۔ جب بھگوان مہاویر کے امرت بھرے وچنوں کو سن لیتا تھا ۔ تو اس کا دل شانتی ، دھیریہ ، پریم اور آنند سے بھرپور ہو جاتا تھا ۔ وہ رنج و خوشی دُکھ اور سکھ ، تکلیف اور آرام سب کو کرم کی گتی سمجھ کر اُن سے متاثر نہ ہوتا تھا ۔ ان چیزوں کو وہ قدرت کا کھیل سمجھنے لگتا تھا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کو اچھی سنگت بھی اپنے سابقہ جنموں کے نیک اعمال کے پھل میں ہی مل سکتی ہے ۔

اگرچہ بھگوان مہاویر کا تیرتھنکر کا رتبہ پانے کا بڑا مقصد دنیا سے ہنسا کو دور کرنا اور مساوات یا بھراتری بھاؤ کو قائم کرنا تھا۔ اور انسانوں کو کرم کے بندھن سے چھڑا کر پرم شانتی کی راہ پر چلانا تھا تاہم انہوں نے اپنے شردھالو سے لوگوں پر ناجائز اثر ڈالنے کی کبھی کوشش نہ کی۔ نہ ہی انہوں نے کسی کو اپنے خیالات کا معتقد بنانے کے لئے کسی طرح سے مجبور کیا۔ بھگوان تو صداقت کے پیغمبر تھے۔ وہ تو اپنا پیغام سنا دیتے تھے اور بس جو کوئی صداقت کو حاصل کر کے اپنی زندگی کو اونچا کرنا چاہتا تھا اسے پوری آزادی تھی کہ بھگوان مہاویر کے پاس آئے اور ان سے صداقت کا پیغام سنکر اپنی روحانی پیاس کو بجھائے۔ بھگوان کے لفظ لفظ سے شانتی، صداقت اہنسا اور بھراتری بھاؤ کی گونج اٹھتی تھی۔ اور یہ گونج آج تک کرۂ ہوائی میں آواز دے رہی ہے۔ ان کے اپدیش کا طریقہ یہ تھا کہ ہر ایک انسان اپنے کرموں کے بندھن کو تار تار کر سکتا تھا۔ جو کوئی بھی بھگوان کے پوتر اپدیش کو پاکیزہ قلبی سے سن پاتا تھا۔ وہ ان کا شردھالو بننے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ وہ لوگ بھی جن کے دل پوتر نہیں تھے۔ بھگوان کے اپدیش سے اس قلبی غلاظت کو دھونے کی کوشش کرتے تھے۔ تعصب [illegible] کے متعلقین بھی ان کے کلام کو سن کر شانتی اور قلبی سکون حاصل کرتے تھے۔ کیونکہ بھگوان کے شبد ان کے دلوں میں گھس جاتے تھے۔ اور ان برائیوں اور پاپوں کو دھو ڈالتے تھے۔ کہ جن کی وجہ سے ان کا باطن ناپاک بنا ہوا تھا۔ وہ انسان بھی جو ان سے اتفاق نہ کرتا تھا۔ اور ان کی بات پر دھیان نہ دیتا تھا۔ بھگوان کے لئے دلی محبت ضرور رکھتا تھا اور اپنی زندگی کو بھگوان کے فرمان کے مطابق اعلٰے بنانے کی کوشش کرتا تھا۔

بھگوان مہاویر کو پیروؤں کی تعداد بڑھانے کی زیادہ پرواہ نہ تھی کیونکہ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ ایک وقت گوشالک کے پیرو بھگوان کے پیروؤں سے

زیادہ تھے۔ بھگوان کا واحد مقصد ایک زبردست انقلاب لانے کا تھا۔ ایسا انقلاب جوکہ دنیا والوں کے لئے بالکل ایک نئی بات ہو۔ وہ دنیا سے جھوٹ، دھوکہ، ریاکاری اور بے ایمانی اڑا دینا چاہتے تھے۔ اور سب انسانوں کی مساوات یا سمتا کے اصول پر آتمک انتی کے سدھانتوں کا اپدیش کرنا چاہتے تھے۔ سنہ ۱۹۳۰ء کے چند مہینوں میں ہندوستان نے اسی قسم کے پُرامن انقلاب کا کچھ نمونہ دیکھا تھا۔ اس قسم کے انقلاب کی پُشت پر روحانی طاقت ہوتی ہے۔ ساری سیاسی طاقت روحانی طاقت کے ایک کمزور سے پیرو کے سامنے ہیچ ہو جاتی ہے۔ ہم اس بات کا گمان بھی نہیں کر سکتے کہ جس وقت یہ پُرامن انقلاب اپنے پورے جوبن پر ہوگا۔ اس وقت ہمارے بھارت واسیوں کی آتما کتنی مضبوط ہوگی۔ اور ان کے دل میں کس قدر شانتی۔ آنند اور انسانیت کے جذبات لہریں مارتے ہونگے۔ ہمیں صرف اس قدر معلوم ہے کہ وہ پُرامن دھارمک انقلاب جوکہ بھگوان مہاویر نے چلایا۔ وہ لامحدود دلی شکتیوں کی بنیاد پر کھڑا کیا گیا تھا۔ اگر ہم غریب بھارت واسی اسی قسم کے شانتی اور آنند کے دن آج بھی دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسی آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس مادہ پرستی کے دور میں دھرم انسان اور بھراتری بھاو کے اصولوں پر قائم ہو تو ہمیں بھگوان مہاویر کے اسی اہنسا روپی انقلاب پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔

بھگوان کا یہ کبھی خیال نہیں تھا کہ لوگوں کے جذبات کو تھوڑی دیر کیلئے جوش دلا کر ان کی رو بدلی جائے۔ بھگوان کے من میں دھارمک فرض کے متعلق بہت ہی زبردست درڑھتا تھی۔ وہ سارو بھومک آنند کی ایک سر بفلک عمارت صداقت، پریم، لاغرض سیوا اور اہنسا کی بنیادوں پر کھڑا کرنا چاہتے تھے۔

بھگوان نے صرف چند ہی اپنے قابل پیروؤں کو عوام کے اندر ایک مؤثر طریقے

سے اپنے سدھانتوں کا پرچار کرنے کیلئے منتخب کیا۔ اگرچہ ان پیروؤں کی تعداد بھگوان بُدھ اور گوشالک کے پیروؤں سے بہت کم تھی تاہم وہ بھگوان کی تعلیم کو ٹھیک شکل میں پھیلانے کے قابل تھے۔ کیونکہ وہ بھگوان کے اصولوں پر مکمل طور پر عمل پیرا تھے۔ وہ بھی دُنیا کی سیوا کرنے کے اُتنے ہی زبردست خواہشمند تھے۔ جتنے کہ بھگوان خود تھے۔ وہ بھگوان کے اصولوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کرنے کو تیار تھے۔ اُنہوں نے بھی اپنے جسم کی نسبت خیال کرنا چھوڑ دیا ہوا تھا۔ اور وہ لالچ۔ لوبھ۔ مانی۔ موہ۔ دویش اور تشنہ تا اور دیگر ہیچوں قسم کے تمام اوگنوں اور خواہشات بد سے پاک ہو چکے تھے۔ وہ بھگوان کے بتائے ہوئے اصولوں اور وچاروں کو محض بیان کرنے پر ہی اکتفا نہ کرتے تھے۔ بلکہ وہ خود اُن کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ جین دھرم آج تک ایسے ہی پیروؤں کی موجودگی کی وجہ سے قائم ہے۔ ورنہ وہ بھی گوشالک کے آجیوک سمپردائے اور بھگوان بُدھ کی بُدھ سمپردائے کی طرح نہ صرف بھارت سے بلکہ روئے زمین کے اور بہت سے علاقوں سے ختم ہو گیا ہوتا۔ بھگوان مہاویر کے سچے پیروؤں نے ہی آج تک جین دھرم کی حفاظت باوجود سینکڑوں قسم کی رکاوٹوں کے کرتے رہے ہیں اور اسکو زندہ دھرموں کے اندر رکھتے ہیں۔ انہی کے باعث آج بھی جین دھرم اور اس کے لاکھوں پیرو ہمیں دکھائی دے رہے ہیں۔

بھگوان مہاویر کے گیارہ گن دھر

ایک دن جبکہ بھگوان مہاویر اپاپا نگر کے باہر ہزاروں مرد عورتوں اور بچوں کے مجمع کو اپنا اُپدیش سنا رہے تھے ایک برہمن سومل نامی اس شہر میں ایک بڑا بھاری یگیہ کر رہا تھا۔ اس نے بہت سارے ودوانوں کو اس میں حصہ لینے کے لئے بلایا ہوا تھا۔ چنانچہ وہاں پر گرد و نواح شہر کے رہنے والے گرم گوتم کے وشو بھوتی کے تین بیٹے اندر بھوتی، اگنی بھوتی اور وایو

بھوتی بھی آئے ہوئے تھے۔ اور ان کے ساتھ پانچ پانچ سو ان کے چیلے بھی تھے۔ یہ تینوں بھائی باقی عالموں سے اعلےٰ تر سمجھے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ ونکیت دھنیومتر کا پتر اور دھمل کا پتر سدھرما اپنے ساتھ ایک ایک ہزار ودیارتھی لے کر آئے ہوئے تھے۔ یہ کولاک کے رہنے والے تھے۔ ان کے علاوہ منڈک اور موریہ پتر موریہ کے رہنے والے تین سو ودیارتھی ساتھ لے کر آئے تھے۔ نیز اکمپک ودلپوری کے رہنے والے اچل بھراتا کوشالہ نگر کے رہنے والے تیتریہ عرف میتاریہ تنگکا کے رہنے والے اور پربھاس جو کہ راج گرہ کے رہنے والے تھے تین تین سو ودیارتھی لے کر آئے ہوئے تھے۔ ان گیارہ ودوانوں کی عمر حسب ذیل تھی:۔

نمبر شمار	نام	عمر
۱	اندربھوتی	۵۰ سال
۲۔	اگنی بھوتی	۴۶ "
۳۔	وائو بھوتی	۴۲ "
۴۔	ونکیت سوامی	۵۰ "
۵۔	سدھرما سوامی	۵۰ "
۶۔	منڈت	۵۳ "
۷۔	موریہ پتر	۶۷ "
۸۔	اکمپک (اکمپت)	۴۸ "
۹۔	اچل بھراتا	۴۶ "
۱۰۔	میتاریہ	۳۶ "
۱۱۔	پربھاس	۱۶ "

یہ سبھی ودوان کلین برہمن سومل کے مدعو کرنے پر اپنے اپنے ودیارتھیوں کو ساتھ لے کر مدھیا میں آئے تھے۔ ان سب ودوانوں کو کسی نہ کسی سدھانت کے متعلق شک تھا۔ لیکن وہ کسی سے پوچھتے نہیں تھے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے

ان کی ودیا کی ناموری میں فرق پڑتا تھا۔ بلاشبہ وہ بڑے ودوان تھے لیکن ودیا اور شنکا متضاد باتیں ہیں اور وہ اکٹھی نہیں ٹھہر سکتیں۔ اور اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی وِدیا پورن نہیں تھی۔ بلاشبہ ان کی مشہوری کافی تھی لیکن اُن کی ودیا یک رُخی تھی۔ اُن کی ناموری اتنی زیادہ تھی کہ انہیں اپنی وِدیا کا بڑا ابھیمان ہو گیا تھا۔ اور اس لئے وہ یہ کہنا بھی اپنی توہین سمجھتے تھے۔ کہ ہمیں کسی قسم کے شکوک ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اُن کے شکوک ہمیشہ اُن کے دل پر بوجھل رہتے تھے۔ بعض دفعہ انہیں اپنی کمزوری محسوس کر کے افسوس بھی ہوتا تھا۔ لیکن انہیں اپنی جھوٹی شان کا اتنا خیال تھا۔ کہ وہ اپنی قابلیت کو ٹھیک سمجھنے کی بھی کوشش نہ کرتے تھے۔ ایک یا دو پنڈت نہیں۔ بلکہ یہ سب کے سب گیارہ ودوان کوئی نہ کوئی شکوک اپنے دل میں رکھتے تھے۔ مثلاً اندر بھوتی کو جیو آتما کی ہستی کے متعلق شک تھا۔ اگنی بھوتی کو کرموں کی ہستی کے متعلق شک تھا۔ وایو بھوتی کو یہ شک تھا کہ کیا اس جسم کو ہی جیو کہتے ہیں۔ یا جیو کوئی علیحدہ چیز ہے؟ ویکت کو یہ شک تھا کہ کیا یہ دنیا حقیقی ہے یا غیر حقیقی۔ سُدھرما کو مختلف قسم کے جیوؤں کے مختلف یونیوں میں جانے کا شک تھا۔ منڈت ہمیشہ اس شک میں رہتا تھا۔ کہ آتما ہمیشہ بندھن میں ہی یا اس کی موکش بھی ہو سکتی ہے۔ موریہ کو دیوتاؤں کی ہستی کے متعلق شک تھا اکمپک کو نرک کی موجودگی کے متعلق یقین نہ تھا۔ اس طرح اچل بھراتا کو نیکی اور بدی کے متعلق اپنے من میں سنشے تھا متیاریہ کو پرلوک اور آتما کے متعلق شک تھا۔ اور پربھاس کو موکش کی حقیقت کے متعلق شک تھا۔ باوجود ان تمام شکوک کے وہ کسی کے پاس جا کر رفع کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے سے ان کی خفت ہو گی۔ یہی وجہ تھی کہ یہ ودوان پنڈت دوسروں سے اپنے شکوک کو چھپائے رکھتے تھے۔ چونکہ یہ بڑا بھاری یگیہ ہو رہا تھا۔ اور بہت سے پنڈت بھی سب طرف سے اس میں شامل ہونے کیلئے